مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

فقراء و غرباء کا درجہ ! ! ''فقراء'' سے مراد کون ہیں ؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، تمہیں رزق یا مدد تم میں ضعیفوں کی وجہ سے ہی دی جاتی ہے۔

آقائے نامدار ﷺ سے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ یعنی جو تم میں کمزور لوگ ہیں اُن میں مجھے تلاش کرو کیونکہ تمہیں رزق عنایت ہوتا ہے یا یہ فرمایا اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ [1] کہ تمہیں اِمداد عنایت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اُن لوگوں کی وجہ سے جو تم میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے غریب مہاجرین کا وسیلہ پیش کر کے فرماتے کہ یا اللہ ! جو مہاجرین غریب ہیں اُن کی وجہ سے تو ہمیں کامیابی عطا فرمایا، یہ غریب مہاجرین کی رفعت و بلندی کی بہت بڑی دلیل ہے ! کیونکہ آقائے نامدار ﷺ کے پاس دکھاوے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ جو فرماتے وہی حقیقت ہوتی تو اِمام الانبیاء ﷺ نے سبق دیا ہے کہ

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۴۶

تم میں جو ضعیف کمزور اور غریب ہوں اُن کی اِمداد کرو، عزت کرو، دل و جان سے اُن کی تعظیم کرو کیونکہ یہ لوگ اللہ کو بہت محبوب ہیں، کہیں غریب و نادار سمجھ کر اُن کی بے قدری نہ کر بیٹھو، عزت و قدر کا مدار مال پر نہیں بلکہ تقوی و پرہیز گاری پر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ یعنی کسی خدا کے نافرمان کے پاس اگر کوئی نعمت دیکھو تو کبھی دل میں یہ خیال نہ لاؤ کہ مجھے بھی یہ نعمت مل جائے کیونکہ وہ دراصل نِعْمَتْ نہیں نِقْمَتْ[1] ہوتی ہے اگر چہ حکومت اور سرداری ہو، آگے فرمایا کہ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا ھُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ اُسے مرنے کے بعد کن چیزوں (اور مصائب) کا سامنا کرنا پڑے گا، فرمایا اِنَّ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ[2] اللہ کے یہاں اُس کا ایسا قاتل ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گا اور اُسے قتل کرتا رہے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو فسق و فجور کے باوجود مال و دولت یا سرداری وغیرہ حاصل ہو تو کبھی اُس کی طلب نہ کرو، یہ سرداری اور مال و دولت اُس سے بہت جلد چھن جائے گی اور پھر وہ ایک سخت عذاب میں مبتلا رہے گا۔

آپ نے فرمایا کہ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَآءَ[3] اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو اُسے دُنیا سے بچائے رکھتے ہیں، مثال دی کہ جس طرح تم لوگ مریض کو بعض چیزوں سے بچائے رکھتے ہو تاکہ اُسے نقصان نہ دیں اِسی طرح خدا بھی اپنے محبوب کو دُنیا سے بچائے رکھتے ہیں کیونکہ دُنیا اُس محبوب کے حق میں مضر ہوتی ہے اِس لیے اُس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے محبت ہے آپ نے فرمایا اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ دیکھو کیا کہہ رہے ہو ! یہ تو بہت بڑی بات ہے کیونکہ محبت کا دعوی کرنا تو آسان ہے مگر نبھانا مشکل ہے، اِس سادہ اور سچے عاشق نے پھر پہلے

---

[1] سزا عقوبت اِنتقام [2] مشکوة شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۴۸

[3] مشکوة شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۴۹

سے بھی زوردار الفاظ میں عرض کیا کہ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ اللہ کی قسم ! مجھے آپ سے محبت ہے حضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ دیکھو کیا کہہ رہے ہو ! اُنہوں نے تیسری دفعہ بھی زور دے کر محبت کے دعوے کو دہرایا۔ صحابی نے یہ سمجھا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو میرے مُحِبّ ہونے میں شک ہے اِس لیے قسم کھائی، اِس کے بعد آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا اگر تم سچے ہو تو تم ''فقر'' کے واسطے تیار رہو اور فرمایا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَھَاہُ [1] یعنی مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف فقر اِتنی تیزی سے آتا ہے جیسے رَو (سیلاب) اپنی منزل پر (نشیب کی جانب) جاتا ہے گویا فقر و غربت عام طور پر اللہ و رسول کے محبّ اور محبوب لوگوں میں پایا جاتا ہے، اللہ کے نیک بندے فقر (ناداری) پر فخر کرتے ہیں اور اِسے محبوب سمجھتے ہیں۔

ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ جس دن اُن کو کھانا میسر نہ آتا تو بہت خوش ہوتے، یہاں تک کہ بچوں کو سمجھا رکھا تھا کہ اگر گھر میں فاقہ ہو (کھانے کے لیے کچھ نہ ہو) تو کسی کو بتانا نہیں چاہیے اور خوش رہنا چاہیے کیونکہ جب کھانے کو کچھ نہیں ملتا تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں ! کہتے ہیں کہ کوئی صاحب ایک روز اِسی بزرگ کے گھر گئے دیکھا تو بچے بہت خوش ہیں ہنستے ہیں کھیلتے ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے سے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سے بہت خوش ہیں کیونکہ آج ہمارے گھر میں فاقہ ہے۔

غرض یہ کہ اَحادیث میں فقراء و غرباء کی بہت فضیلت آئی ہے اور اُن کی قدر اور اِحترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے مگر ہاں یہ فضیلت اور بلندی ہر فقر کو میسر نہیں بلکہ اُن فقراء کو نصیب ہے جو اپنے فقر پر صبر کرتے ہیں اور ہر حال میں اپنے خالق کا شکر اَدا کرتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۷ر مئی ۱۹۶۸ء)

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۵۲